شاہد حسین رزاقی

دیوان دعوہ اسلامیہ انڈونیشیا

انڈونیشی عوام اسلام کے بہت گرویدہ ہیں اور اس ملک میں دینی تحریکیں اور تنظیمیں مقبولِ عام، ملک گیر اور کامیاب ہوئیں جنھوں نے اسلام اور احیائے اسلام کو اپنا نصب العین قرار دیا۔ اسلام سے عوام کی وابستگی کا یہ حال تھا کہ اشتراکی، اشتمالی اور دوسرے بے دین اور مخالفِ اسلام عناصر بھی مسلم عوام تک رسائی حاصل کرنے اور اپنا جال پھیلانے کے لیے اپنی تنظیموں کے بھیانک چہرے پر اسلام کا دلکش رنگین نقاب ڈالنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ولندیزی اقتدار سے انڈونیشیا کو آزاد کرانے کی طویل جدوجہد شروع کرنے، اسے جاری رکھنے اور کامیاب بنانے کا سہرا اس ملک کی اسلامی تحریکوں اور تنظیموں کے سر ہے۔ ولندیزی فتوحات کو روکنے اور استعماریوں کی گرفت سے آزادی حاصل کرنے کے لیے منظم جدوجہد اور جنگ کا آغاز امام بونجول کی تحریکِ مجاہدین سے ہوا جس کا بنیادی مقصد غلامی سے نجات حاصل کر کے اس ملک میں اسلامی نظام قائم کرنا تھا۔ امام بونجول کے بعد دیپو نیگورو نے اور ان کے بعد تیکو عمر نے اس سلسلۂ جہاد کو جاری رکھا۔

بیسویں صدی کے آغاز میں جب انڈونیشیا میں بھی جدید قسم کی تنظیمیں قائم ہونے لگیں تو اسلامی تحریک نے بھی بڑی وسعت اختیار کر لی اور حاجی عمر سعید نے ولندیزی دور کی عظیم ترین تنظیم شرکت اسلام انہی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے قائم کی۔ اس کے بعد سوکی مان، احمد ناصر ظفر الدین، کارتو سویر یو اور دوسرے مسلم رہنماؤں نے اسی مقصد کی خاطر جنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حصولِ آزادی کے ساتھ ہی "مجلس شوریٰ مسلمین انڈونیشیا" قائم کی جو مجشومی یا ماشومی کے مختصر نام سے مشہور ہوئی۔ اس جماعت نے اسلامی مملکت کے قیام اور اسلامی نظام کے نفاذ کو اپنا نصب العین قرار دیا اور انڈونیشیا کی مقبول ترین اور عظیم ترین سیاسی و اسلامی تنظیم بن گئی۔ سوکارنو اسی جماعت کی تائید سے صدرِ جمہوریہ ہوئے تھے اور ملک میں

اسلامی نظام نافذ کرنے کا عہد کیا تھا۔ لیکن سیاسی اقتدار مل جانے کے بعد اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور ۱۹۵۶ میں روس اور چین کا دورہ کرنے کے بعد اپنے ملک میں بھی روس جیسی ہمہ گیر آمریت قائم کرنے کے لیے انھوں نے پابند جمہوریت کا منصوبہ بنایا اور اس مقصد کے لیے کمونسٹوں کو اپنا حلیف بنالیا۔ ماشومی نے اس منصوبے کی شدید مخالفت کی۔ سماترہ میں زبردست بغاوت ہوئی اور ماشومی کے ایک ممتاز ترین قائد محمد ناصر کی رہنمائی میں انقلابی حکومت قائم ہو گئی۔ محمد ناصر اور ان کے حامی جمہوریت پسند عناصر کو اس جدوجہد میں ناکامی ہوئی اور سوکارنو نے ماشومی کو خلاف قانون تنظیم قرار دے کر ختم کر دیا۔ محمد ناصر اور دوسرے ممتاز رہنما قید کر دیے گئے اور کمونسٹوں کی مدد سے اسلامی تحریک کو نیست و نابود کر دینے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن اسلام کے حامی عوام پر اس کا شدید ردّ عمل ہوا اور ۱۹۶۵ کے انقلاب نے کمونسٹوں اور ان کے سرپرست سوکارنو کا اقتدار ختم کر دیا۔

سوکارنو کے بعد سوہارتو کی فوجی حکومت قائم ہوئی۔ محمد ناصر، محمد ھتا اور دوسرے ممتاز رہنماؤں نے جمہوریت کی بحالی اور ماشومی پر عائد پابندی منسوخ کرانے کے لیے انتہائی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی۔ ولندیزی حکومت اور سوکارنو کی طرح سوہارتو کی حکومت نے بھی ماشومی اور اسلامی تحریک کو مطلق العنانی اور لادینی نظام کے لیے سب سے بڑا خطرہ تصور کیا اور فوجی حکومت نے جس پر عیسائیوں کی گرفت بہت مضبوط تھی ماشومی کے تمام رہنماؤں اور ممتاز کارکنوں کو سیاسی حقوق سے محروم کر کے اپنی نو قائم کردہ جماعت گولکر کو برسر اقتدار لانے کے منصوبے پر عمل کیا۔ چنانچہ انڈونیشیا میں اسلامی تحریک کے عظیم ترین رہنما کو قید اور نظر بندی سے تو نجات مل گئی۔ لیکن سیاسی حقوق سے محرومی برقرار رہی اور کسی قسم کی سیاسی سرگرمیوں میں حصّہ لینا ممنوع قرار دیا گیا۔ ان مشکل حالات اور شدید پابندیوں کے باوجود محمد ناصر نے ملک و ملّت کی خدمت کرتے رہنے کا فیصلہ کیا اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے "دیوان دعوہ اسلامیہ، انڈونیشیا" کے نام سے ایک بہت بڑی تنظیم قائم کر لی۔

ڈاکٹر محمد ناصر انڈونیشیا کے نامور سیاسی رہنما، روشن خیال مفکر اور بلند پایہ مصنف ہیں۔ انھوں نے جنگ آزادی میں نمایاں حصّہ لیا۔ متحدہ جمہوری مملکت قائم کرنے میں گراں قدر خدمات

انجام دیں۔ ماشومی کے صدر اور وزیر اعظم کی حیثیت سے ملک و ملت کی ترقی و اصلاح
لیے بہت کام کیا۔ اسلام کے عدل اور مساوات اور اقتصادی نظریات کے مطابق
نظام قائم کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہے اور کمونسٹوں کے اقتدار کو ختم
دینے میں کامیاب ہوئے۔ محمد ناصر ایک روشن خیال مفکر اور ادیب ہیں اور انھو
اپنی تمام صلاحیتیں مسلمانوں کی ذہنی و فکری تربیت، اسلامی تعلیمات کی اشاعت
بین الاقوامی اتحاد کی ترقی کے لیے وقف کر رکھی ہیں۔

ناصر کے نزدیک اسلام ایک زندہ قوت اور قابلِ عمل ضابطۂ حیات ہے۔ وہ مو
دور میں مسلمانوں کی ترقی کے لیے اسلامی نظام کی تجدید کو لازمی سمجھتے ہیں اور مسلمانو
یہ فرض قرار دیتے ہیں کہ نئے مسائل کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل کرکے اسلامی
پر ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیں جس میں اسلامی مساوات ہو۔ عورتوں کے حقوق
تحفظ کیا جائے۔ جمہوریت کو فروغ دیا جائے۔ معاشی انصاف کو عملی شکل دی جائے
جائز حقوق و مفادات کا احترام کیا جائے۔ طبقہ داری کش مکش کے بجائے تمام طبقو
کی فلاح و بہبود کا لحاظ رکھا جائے۔ انفرادی اور اجتماعی مفاد میں ہم آہنگی ہو۔ ہر جہتو
کے اسباب فراہم کیے جائیں اور ان مقاصد کی تکمیل کے لیے اسلامی مملکت قائم کی جا
اسلامی مملکت سے ناصر کی مراد کلیسائی حکومت کی طرح ملاؤں کی حکومت نہیں ہے کیونکہ
اسلام میں ملا اور کلیسا دونوں کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے اور وہ ملت سے الگ
یا اس کے حریف کی حیثیت سے کسی طبقے کو برداشت نہیں کرتا۔

ناصر بین الاقوامی اتحاد کے بڑے حامی ہیں اور عالمِ اسلام کی ترقی اور عالمی سیاست
میں اسلامی دنیا کی اہمیت کو تسلیم کرانے کے لیے اس اتحاد کو لازمی تصور کرتے ہیں۔ ،
چاہتے ہیں کہ بین الاقوامی اور دینی مسائل حل کرنے میں تمام ممالک کے مسلمان ایک دو
سے تعاون کریں اور نہ صرف سیاسی بلکہ معاشی، ثقافتی اور دینی رشتوں کو بھی مستحکم کر
کی عملی تدبیریں اختیار کریں۔

ناصر کے خیال میں اسلامی دنیا کی ترقی میں دو قسم کے مسلمان حائل ہیں۔ ایک تو وہ جا

اور قدامت پسند لوگ جو ہر نئی چیز کی مخالفت کرتے اور دورِ جدید کی سائنسی ترقیوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے اور دوسرے وہ لوگ جو مغرب کی تقلید کے جوش میں صحیح غور وفکر کی صلاحیت سے محروم ہوگئے ہیں، اسلام اور دوسرے مذاہب کے فرق کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور مذہب کو ترقی کا مخالف عنصر قرار دے کر مخالفِ مذہب نظریات کی حمایت کرتے ہیں۔ چنانچہ اسلام کی ترقی کے لیے یہ ضروری ہے کہ خود مسلمان اسلامی تعلیمات سے صحیح طور پر بخوبی واقف ہوں اور اس کے اصولوں کو سائنٹفک اور معقول طریقے پر دوسروں کے سامنے پیش کریں۔ اپنے ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ناصر نے ماشومی کے لیے تعمیر و ترقی کا ایک لائحہ عمل بنایا تھا اور تبلیغِ اسلام کے لیے جب نئی انجمن دیوان دعوہ اسلامیہ قائم کی تو اس کے لائحہ عمل میں بھی ان کو پیشِ نظر رکھا۔

ماشومی کے خاتمے کے بعد انڈونیشی مسلمان نظریاتی بحران اور فکری انتشار میں مبتلا ہونے لگے تھے اور حکومت میں عیسائی جنرلوں کے اقتدار کی وجہ سے عیسائیت کا فروغ بہت بڑا خطرہ بن گیا تھا۔ اس خطرے کے انسداد اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لیے ڈاکٹر محمد ناصر نے ۹ مئی ۱۹۶۷ کو "دیوان دعوہ اسلامیہ انڈونیشیا" کے نام سے ایک تبلیغی انجمن قائم کی۔ اس انجمن کے صدر خود ڈاکٹر ناصر ہیں۔ ڈاکٹر رشیدی نائب اور بشاری تمام سکریٹری ہیں۔ اور ایک انتظامی کونسل بھی قائم کی گئی ہے۔ جس میں کئی ممتاز شخصیتیں شامل ہیں۔ انجمن کے دو بنیادی مقاصد قرار دیے گئے ہیں۔

۱۔ انڈونیشیا میں اسلام کی تبلیغ کرنا اور تبلیغی اداروں کو زیادہ منظم، مؤثر اور کارکرد بنانا اور ان میں اشتراک و تعاون پیدا کرنا۔

۲۔ اسلام سے متعلق اہم کتابوں کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ کروانا۔

ان بنیادی مقاصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انجمن کے تین اہم شعبے قائم کیے گئے ہیں:-

۱۔ ادارۂ تحقیقات۔ جس کے سربراہ عثمان الیبی ہیں۔

۲۔ ادارۂ مطبوعات۔ جس کے سربراہ ڈاکٹر رشیدی ہیں۔

۳۔ ادارۂ تعلیم۔ جس کے سربراہ ملک احمد ہیں۔

اس انجمن کا ادارۂ تحقیقات، اسلامی افکار و نظریات کو فروغ دینے کے لیے زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق علمی تحقیقات کر رہا ہے تاکہ جدید معاشرے کے اہم مسائل کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل کیا جا سکے۔ ادارۂ مطبوعات اسلام کے بارے میں کتابیں اور رسالے شائع کرتا ہے اور دنیا کی مختلف زبانوں میں اسلام پر جو عمدہ اور مفید کتابیں لکھی گئی ہیں، ان کا ترجمہ انڈونیشی زبان میں کر دا کے شائع کرتا ہے۔ ادارۂ تعلیم کا مقصد مسلمانوں کی صحیح ذہنی تربیت ہے اور وہ مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کے افکار و نظریات کو اسلامی سانچوں میں ڈھالنے میں کوشاں ہے۔ اس انجمن نے تبلیغی اداروں کی تنظیم اور مبلغوں کی تربیت پر خاص توجہ کی ہے۔ اس سے متعلق ایک خاص ادارہ قائم کیا گیا ہے جو بہت مفید کام کر رہا ہے۔ "دیوان دعوۃ اسلامیہ" کے قیام سے انڈونیشیا میں عیسائیت کے فروغ اور نوجوان مسلمانوں کے گمراہ ہو جانے کے خطرات کا انسداد ہو گیا ہے اور اسلام کی تبلیغ اور اسلامی افکار و نظریات کی اشاعت کا کام بہت مفید اور منظم طریقے سے ہو رہا ہے۔

انڈونیشیا

از شاہد حسین رزاقی

یہ کتاب جمہوریۂ انڈونیشیا کا ایک مکمل خاکہ ہے جس کے مختلف ابواب میں تاریخی تسلسل کے ساتھ اس ملک کے حالات اور اہم واقعات قلم بند کیے گئے ہیں اور دینی، سیاسی، معاشی اور ثقافتی تحریکوں جنگِ آزادی اور قومی اتحاد و استحکام کی جدوجہد، نئے دور کے مسائل اور قومی تعمیر و ترقی کے امکانات جیسے تمام اہم پہلوؤں پر اس انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے کہ انڈونیشیا کے ماضی و حال اور مستقبل کا نہایت واضح نقشہ نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔ قیمت: ۱۰/- روپے

ملنے کا پتہ: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور